کرنے کی تجویز دی ہے۔

کونسل کی ایک دوسری سفارش محرم کے بغیر خواتین کے سفرِ حج کے بارے میں تھی، اُن کے نزدیک پاکستان کے دستور اور قوانین کے تحت تو محرم کے بغیر سفر پر کوئی پابندی نہیں، البتہ ''سعودی عرب کے قوانین کونسل کے دائرۂ اختیار میں نہیں آتے'' (ص ۲۰۲)۔ دوسرے لفظوں میں اگر خاتون کو محرم کے بغیر سفرِ حج کی اجازت دے بھی دی جائے تو سعودی عرب کے قوانین رکاوٹ ہیں، اور کوئی خاتون محرم کے بغیر فریضۂ حج ادا نہیں کر سکتی۔ جناب مؤلف نے وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا سے یہ حکم اخذ کیا ہے کہ اگر عورت اپنے اندر اکیلے سفرِ حج کی طاقت رکھتی ہے تو اُسے سفر سے روکنا زیادتی ہے۔ محرم کے بغیر سفر سے روکنے والی احادیث جناب مؤلف کے نزدیک خصوصی حالات کے ساتھ وابستہ ہیں۔ انہوں نے موضوع پر اپنی سوچ کا حاصل یہ بتایا ہے کہ اسلام میں عورتوں کے بلا محرم گھر سے نکلنے، ملازمت کرنے اور سفر کرنے پر کوئی پابندی نہیں۔

....

مذکورہ ملاحظات کے باوجود جناب محمد شکیل اوج کی یہ کاوش مجموعی طور پر قابلِ مطالعہ ہے۔ اُن کے نتائجِ تحقیق سے اختلاف کیا جا سکتا ہے، تاہم عورتوں کے مسائل کے حوالے سے غور و فکر سے انکار ممکن نہیں۔ جناب مؤلف اپنے زاویۂ نظر کے واضح اظہار پر تحسین کے مستحق ہیں۔

(محمد حامد منصوری)

تبصرہ کتب

خواجہ غلام فریدؒ

تبصرہ نگار: زبیر رانا

تجزیہ نگار و صحافی / سہ ماہی سندھ ساگر کراچی

(اپریل تا جون ۲۰۱۳ء)

نام کتاب: خواجہ غلام فریدؒ اور ان کے مذہبی افکار

مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج، رئیس کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی۔

سن اشاعت: 2013ء

صفحات: 192۔۔۔۔۔۔ قیمت: 300 روپے

ناشر: مجلس التفسیر B-3، اسٹاف ٹاؤن یونیورسٹی آف کراچی۔

خواجہ غلام فریدؒ آف کوٹ مٹھن شریف (م۔ 1901ء) علوم ظاہری و باطنی میں یگانۂ روزگار تھے۔ شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ

کراچی کے ڈاکٹر ناصر الدین کے بقول " آپ علوم ظاہری و باطنی، دونوں میں ممتاز و امام ہیں" خواجہ غلام فریدؒ کی شخصیت، علم و فن، تصور اور شاعری کے مختلف پہلوؤں پر یونیورسٹیز، کالجز کے اساتذہ، صحافیوں دانشوروں کے قلم کی جولانیاں تھمنے میں نہیں آ رہیں، ایک محتاط اندازے کے مطابق خواجہ فریدؒ پر مختلف موضوعات و عنوانات پر 100 سے زیادہ کتب لباس طباعت میں منظر عام پر آ چکی ہیں اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے، جب کہ مضامین و مقالات کی تعداد دو تین ہزار سے کم نہیں ہوگی، آپ کا کلام اردو میں مکمل ترجمہ ہو چکا ہے جب کہ 50 سرائیکی کافیوں کا انگلش میں ترجمہ ڈاکٹر کرسٹوفر شیکل نے کیا ہے اسی طرح کچھ کافیوں کا ترجمہ بنگلہ اور سندھی زبان میں بھی ہوا ہے۔

خواجہ غلام فریدؒ کو دینی علوم اور تصوف میں شغف تو ورثہ میں ملا تھا لیکن دیگر متعدد علوم میں اپنی خداداد صلاحیت سے مہارت حاصل کی تھی، خاص طور پر تاریخ، جغرافیہ، فلکیات، بار آوری نباتات اور مذاہب عالم میں آپ مکمل درک اور دسترس رکھتے تھے، ان کی اس حیثیت کو ہمعصر علماء نے تسلیم بھی کیا، خواجہ غلام فریدؒ نے اپنے ملفوظات میں چند باتیں ایسی بھی ارشاد فرمائی ہیں جو عامۃ الناس اور ارباب سطحی معلومات کی نظر میں جدید اور منفرد ہیں محترم ڈاکٹر پروفیسر محمد شکیل اوج نے ملفوظات (مقابیس المجالس) کے بالاستیعاب مطالعہ سے ایسے منفرد اقوال کو اتفاق و عدم اتفاق کی کسوٹی پر پرکھے بغیر مقابیس کے ہی الفاظ میں من و عن یکجا مرتب کر دیا ہے، تاکہ عہد حاضر کے ارباب علم و فضل خواجہ صاحب کے ان بظاہر تفردات کو تنقید، تصویب اور تنقیح کے عمل سے گزار کر اصل حقیقت کو واضح کر دیں، جیسا کہ ڈاکٹر حافظ احسان الحق صدر شعبہ عربی جامعہ کراچی نے اسی کتاب کے بیک ٹائٹل پر تحریر فرمایا ہے "اکابر پرستی کی بجائے اکابر کے ایسے تفردات سامنے لائے جائیں جن پر اہل علم غور کریں اور علم کا قافلہ جتنا طبیعات کے میدان میں آگے بڑھ چکا ہے اس کی روشنی میں مابعد الطبیعیاتی افکار جو زیادہ تر واردات باطنیہ وقلبیہ پر مشتمل ہیں ان کا بھی از سر نو جائزہ لیا جائے اور ایسی واردات قلبیہ جو فروغ علم کے باعث ثابت شدہ حقائق سے ٹکراتی ہوں (یا عرف عام میں مشہور عقائد سے منفرد ہوں، ز.ر) تنقیح کے عمل سے گزارا جائے تاکہ سوچنے اور سمجھنے کی راہیں وا ہو سکیں۔۔ (چند سطور بعد لکھتے ہیں)۔۔۔۔ ان افکار سے قرآن وسنت کی روشنی میں استفادہ اور بعض افکار سے اختلاف خواجہ غلام فریدؒ کی اہمیت کو کم نہیں کرے گا بلکہ اور بڑھ جائے گا" میرے خیال میں ڈاکٹر احسان الحق صاحب کی تحریر، ڈاکٹر محمد شکیل اوج کے اس خیال کی مکمل ترجمانی اور تائید کرتی ہے جس کے تحت موصوف نے خواجہ غلام فریدؒ کے تفردات کو کتابی شکل میں مرتب کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد شکیل اوج نے خواجہ فریدؒ کے جن مذہبی تفردات کو کتابی شکل میں جمع کیا ہے ان میں سے کچھ نمونہ از مشت خروارے یہ ہیں (1) شجر ممنوعہ سے مراد مباشرت ہے۔ (2) حضرت حوا کی پیدائش حضرت آدم کی ران میں موجود دنبل سے ہوئی۔ (3) حضرت آدم یمن کی زمینی جنت عدن میں تھے۔ (4) اہل ہند موحد اور ان کے چاروں وید الہامی کتب ہیں۔ (5) تمام اوتار اور رشی اپنے وقت کے پیغمبر تھے۔ (6) مجوسی زرتشت کی امت ہیں۔ (7) اہل سند مشابہ اہل کتاب تھے۔ (8) راگ منزل ہیں۔ (9) طبیعات خضر (10) غیر شرعی رسومات پر عمل کرنا شرک نہیں وغیرہ، بہر حال اس کتاب کی وجہ سے خواجہ فریدؒ پر بحث کے کئی دروازے کھلیں گے اور آپ کے افکار میں نکھار آئے گا بہر صورت خواجہ غلام فریدؒ کے چاہنے والے ڈاکٹر پروفیسر محمد شکیل اوج کے

ممنون ہیں کہ موصوف نے مذہبی حوالے سے ہمیں خواجہ فرید ؒ کے نہ صرف ایک اور پہلو سے متعارف کرایا ہے بلکہ شارحین فرید کو ان خطوط پر کام کرنے کی راہ بھی دکھائی ہے۔

کتاب دیدہ زیب ٹائیٹل، مضبوط جلد کے ساتھ اعلیٰ کاغذ پر طبع ہوئی ہے، اساتذہ، طلبا، دانشوروں اور لائبریریوں کے لیے رعایتی قیمت صرف =/200 ہے، خواجہ فرید ؒ کے پروانے یہ کتاب ضرور حاصل کریں۔

(زبیر رانا)

انجینئر مختار فاروقی

ایڈیٹر، ماہنامہ حکمت بالغہ (جھنگ) جون، ۲۰۱۳ء

خواجہ غلام فرید کے مذہبی افکار، ڈاکٹر محمد شکیل اوج، ناشر مجلس تفسیر، کراچی۔

مشہور مذہبی شخصیات کے افکار کا خلاصہ پیش کرنا علم دوستی بھی ہے اور ایک مشکل کام بھی۔ تاہم یہ کام اردو کے ایک مصرع کے مطابق ۔۔۔ ع " پھول کھلے ہیں گلشن گلشن، اپنا اپنا دامن" والی بات ہے۔ ایک خوبصورت اور وسیع گلشن میں ہر باذوق آدمی اپنی پسند کا گلدستہ ترتیب دے دیتا ہے۔ ضروری نہیں کہ کوئی بھی دو ہم جو حضرات کا گلدستہ آپس میں مکمل یکسانیت رکھتا ہو۔ یہ ہم جوئی ہمارے قابل احترام ڈاکٹر محمد شکیل اوج صاحب نے خواجہ غلام فرید ؒ کے گلشن افکار اور مقامیں الیاس ' کے جھکوزا میں کامیابی سے سرانجام دی ہے۔

اس فکری کاوش کا یہ پہلو بھی بہت اہم ہے کہ گلشن افکار میں کوئی 'انتخاب' ۔۔۔ صاحب انتخاب کی اپنی اندرونی شخصیت، دبے خیالات، عزائم مستقبل کی اُمنگیں اور منصوبوں کا رنگ لئے ہوئے ہونا فطری بات ہے۔ ہمارے نزدیک خواجہ غلام فرید ؒ کے افکار و خیالات معروف ہیں، انہیں ایک صدی قبل کے اہل حدیث مسلک، دیوبندی مسلک اور ہند کے دیگر علمی خانوادوں (فرنگی محل، اجمیر شریف، بریلی وغیرہ) کا اعتماد حاصل تھا۔ جو مشہور زمانہ تقدیس الوکیل یعنی' بحث مسائل کے سلسلے میں کی گئی کوششوں میں ان کے کردار سے ظاہر ہے۔ آپ متبحر عالم تھے آپ کا مشاہدہ بہت وسیع تھا آپ صوفی تھے وحدت الوجود کے قائل تھے۔ (شاعری میں یقیناً الفاظ کا انتخاب قرآن و حدیث کے معیار کا ممکن نہیں) آپ کے ملفوظات آپ کے مذہبی افکار کے مکمل آئینہ دار ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے جدید اُردو دان حضرت کو خواجہ غلام فرید کی شخصیت سے متعارف کرانے کا فریضہ ادا کیا ہے جو ایک وقیع علمی کام ہے اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ پر احسان ہے۔ ہمارے نزدیک اس 'انتخاب' سے ڈاکٹر محمد شکیل اوج صاحب کے اندر چھپا ہوا ایک خالص روایتی مذہبی، صوفی، وجودی اور تصویر اسلاف مسلمان کا ہیولا سامنے آ گیا ہے جو بعض داخلی اور خارجی حوادثات کے باعث نامساعد ماحول میں وقت گزارنے پر مجبور ہے۔ کوئی عجب نہیں کہ کسی وقت امام غزالی ؒ اور مولانا روم کی طرح یہ ابھی بھی حاضر و موجود سے منہ موڑ کر روحانیات کے میدان میں اپنے خوابیدہ جوہر دکھا رہا ہو۔ آمین

(انجینئر مختار فاروقی)

تبصرہ نگار، پروفیسر محمد شکیل صدیقی

فرائڈے اسپیشل (کراچی)

(۲۰ دسمبر ۲۰۱۳ء)

ڈاکٹر شکیل اوج..... ایک صاحب کمال مصنف خواجہ غلام فرید کے ملفوظات " جامع ملفوظات، اشارات فریدیہ" المعروف" مقابیس المجالس" ان کے صاحب کمال مصنف ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔

اگر عصر حاضر کے صاحب کمال (Versatile) مصنفین کی کوئی ایسی فہرست مرتب کی جائے جو اپنے موضوع (Subject) پر عبور و مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ دیگر علوم وفنون کے بھی ماہر و شہسوار ہوں تو پروفیسر ڈاکٹر شکیل اوج کا نام اس فہرست سے نظر انداز کرنا ممکن نہ ہوگا۔ پروفیسر ڈاکٹر شکیل اوج (رئیس کلیہ معارف اسلامی، جامعہ کراچی) کے تخصص (Specialization) کا اصل میدان قرآن اور علوم قرآن ہے لیکن انہوں نے دینی و عصری علوم حدیث، سیرت، فقہ، تعلیم اور سیاست پر بھی خامہ فرسائی کی ہے اور خوب کی ہے۔ اُن موضوعات پر تالیفات وتصنیفات کے علاوہ ان کے تحقیقی مقالے شائع ہو چکے ہیں۔ ہفت رنگی، باہمہ دانی (Versatility) متقدمین علماء و مصنفین کا وصف خاص تھی۔ علوم کی ہر صنف پر نہ صرف ان کی تحریریں ہیں بلکہ انہیں علوم پر کامل عبور حاصل تھا۔

آج یہ وصف خاص بجا طور پر ڈاکٹر شکیل اوج کی تصنیفی و تالیفی خدمات اور کارناموں میں دیکھا جاسکتا ہے اور اس کا بیّن ثبوت "حضرت خواجہ غلام فریدؒ (1845ء۔1901ء) کے مذہبی افکار" پر مشتمل 191 صفحات کی تصنیف ہے۔

خواجہ غلام فریدؒ برعظیم پاک و ہند کے انیسویں صدی کے نامور صوفی بزرگ اور عالم تھے۔ نئی نسل کے نزدیک ان کی شناخت وشہرت حکمت و دانائی سے لبریز "کافیاں" ہیں۔ "دیوانِ فرید" ان کی کافیا شاعری کا مجموعہ کلام ہے۔ خواجہ صاحب ایک موحد صوفی بزرگ تھے۔ انہوں نے اپنے صوفیانہ کلام میں عقیدۂ توحید اور صفات باری تعالیٰ کو خاص موضوع بنایا ہے۔ وہ اپنی ایک کافی میں اس کا اظہار اس طرح کرتے ہیں:

اے حسن حقیقی نور ازل
تینوں واجب تے امکان کہوں
بے رنگ کہوں بے مثل کہوں
بے صورت ہر ہر آن کہوں
کر توبہ ترت فرید سدا
ہر شے نوں پر نقصان کہوں
اے پاک الکھ بے عیب کہوں
اے حق بے نام نشان کہوں